عرب جمہوریہ مصر ۷ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۱۲ نومبر ۲۰۲۱ء

خوشحالی اور تنگدستی کے حالات

اللہ تعالی کی اپنی مخلوق میں یہ سنت ہے کہ اس نے زندگی کو تنگدستی اور خوشحالی، مشکل اور آسانی، اور خوشی اور غمی کے درمیان گھومتے رہنے والی بنایا ہے، اور ایمان والے وہ ہیں جو ان تمام حالات میں صبر وشکر کا پیکر ہوتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بندہ مومن کا معاملہ بھی عجب ہے، اس کا سارا معاملہ ہی خیر ہے، اور یہ بندہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہے، اگر اسے خوشی ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے"۔

اور یہ اللہ تعالی کی کتنی کرم نوازی ہے کہ وہ تنگدستی کے بعد خوشحالی اور مشکل کے بعد آسانی پیدا کرتا ہے، ارشاد باری ہے: {فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا * إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا} "یقینا ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے ☆ بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔ اور جب کوئی معاملہ شدت اختیار کر جاتا ہے تو اس میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے، اور ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی، اور تنگدستی کے بعد خوشحالی اور مشکل کے بعد آسانی ہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "اور بیشک مصیبت کے ساتھ خوشی ہے، اور یقینا مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔

اور جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت میں غور وفکر کرتا ہے اسے یہ معنی بالکل واضح نظر آتا ہے، سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنے سب سے محبوب بیٹے یوسف علیہ السلام سے محروم ہو جاتے ہیں، پھر کچھ سال بعد اپنے دوسرے بیٹے سے محروم ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے دونوں بیٹوں کی جدائی پر غم اور

کثرت سے رونے کی وجہ سے ان کی بینائی ختم ہو جاتی ہے، ارشاد باری ہے:"وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ" "اور غم کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ غم کو ضبط کیے ہوئے تھے"۔ لیکن اس کے باوجود وہ ناامید نہیں ہوتے، بلکہ وہ کہتے ہیں جیسا کہ قرآن نے ان کی زبانی نقل کیا ہے:"يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ" "اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سُراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ بلاشبہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ"۔ پس آزمائش اور مشکل کے بعد اللہ تعالی کی طرف سے آسانی آتی ہے اور اللہ تعالی ان کی بینائی اور ان کے دونوں بیٹوں کو ان کی طرف لوٹا دیتا ہے، ارشاد باری ہے: "فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ" "پس جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ (پیراہن) ان کے چہرے پر ڈالا تو وہ فوراً بینا ہو گئے، انہوں نے کہا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے"۔

اور اللہ تعالی نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کو سمندر اور رات کی تاریکیوں اور مچھلی کے پیٹ سے نجات دی جس کے بعد مشکل آسانی میں اور تنگی کشادگی میں بدل گئی، ارشاد باری ہے:"وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَلَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ" "اور یاد کرو ذوالنون کو جب وہ غضبناک ہو کر چل دیا اور اس نے خیال کیا کہ ہم اس کی گرفت نہیں کریں گے پھر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی قصورواروں میں سے ہوں ☆ پس ہم نے اس کی پکار کو قبول کر لیا اور اس کو غم سے نجات بخش دی اور یونہی ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں"۔

اور اللہ تعالی سیدنا زکریا علیہ السلام کو اس وقت بیٹا عطا کرتا ہے جب وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں، ان کی ہڈیاں کمزور پڑ جاتی ہیں، ان کا جسم لاغر ہو جاتا ہے اور ان کا سر سفید ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالی ان کی دعا کو قبول

کرتا ہے جب وہ دعا کرتے ہیں کہ: "قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ * فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ" "انہوں نے عرض کی اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بیشک تو ہی دعا کو سننے والا ہے ☆ پس فرشتوں نے ان کو آواز دی جبکہ وہ (اپنی) عبادت گاہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ تعالی آپ کو یحیی کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہو گا اور سردار ہو گا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا ہو گا اور صالحین میں سے نبی ہو گا"۔

اور اسلامی شریعت کی نصوص میں غور و تدبر کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے آسانی اور کشادگی کے لئے مختلف دوازے اور کنجیاں بنائی ہیں، جن میں سے: ہمیشہ تقوی اختیار کرنا، دعا کے ساتھ اللہ تعالی کی بارگاہ میں رجوع کرنا، اور اللہ کا ذکر کرنا ہے، ارشاد باری ہے: "وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا * وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا" "اور جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو (وہاں سے) رزق دیتا ہے یہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: "أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ" "بھلا کون ہے جو بے کس کی فریاد کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں (اگلوں کے) جانشین بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کے وقت ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے کہ: (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو برتر و بالا اور بُردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے)۔ اور آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جس کو کوئی رنج یا کوئی غم یا کوئی بیماری یا کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہے: اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی وہ پریشانی دور ہو جائے گی)۔

برادران اسلام!

کتنا اچھا ہے کہ انسان خوشحالی اور تنگدستی کی حالت میں اور مصیبت اور عافیت کی حالت میں ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے، اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے جن کے افعال سے قرآن کریم نے ہمیں متنبہ کیا ہے، کیونکہ وہ خوشحالی اور عافیت کے وقت اللہ کے ذکر کو بھول گئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا، حق سبحانہ وتعالی ان کے افعال سے متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: "وَإِذَا مَسَّ الإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ"" اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کو پکارتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی بارگاہ سے نعمت عطا کرتا ہے تو اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کے لئے پہلے فریاد کرتا رہا تھا اور اللہ کے ہم مثل بناتا ہے تاکہ اس کی راہ سے بہکا دے"۔ اور ارشاد باری ہے: "وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ"" اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنی جناب سے رحمت چکھاتا ہے تو یکایک ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے"۔ اور ارشاد باری ہے: "وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا"" اور جب تمہیں سمندر میں تکلیف پہنچتی ہے تو گم ہو جاتے ہیں وہ (معبود) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو پس جب وہ خیر وعافیت سے تمہیں ساحل پر پہنچا دیتا ہے تو تم روگردانی کرنے لگتے ہو اور انسان (واقعی) بڑا ناشکرا ہے۔ اور ارشاد باری ہے: "وَإِذَا مَسَّ الإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"" اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو

وہ ہمیں پکارتا ہے لیٹا ہوا ہو یا بیٹھا ہوا ہو یا کھڑا ہوا ہو۔ پس جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو وہ چل دیتا ہے گویا کہ اس نے ہمیں اس تکلیف میں پکارا ہی نہیں تھا جو اس کو پہنچی تھی۔ اسی طرح آراستہ کر دیئے گئے ہیں حد سے بڑھنے والوں کے لئے وہ کرتوت جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ارشاد باری ہے: "قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ" "آپ فرمایئے! کون تم کو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے جسے تم پکارتے ہو کہ اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں گے"۔ یہ آیات ان لوگوں کے احوال کی تصویر کشی کرتی ہیں جو مصیبت اور مشکل کے وقت اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب اللہ تعالی ان سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور ان سے مشکل کو ہٹا دیتا ہے تو وہ اپنی سابقہ بری حالت پر لوٹ آتے ہیں۔

آج ہمیں کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم خوشحالی کے وقت اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کریں، مصیبت اور آزمائش کے وقت صبر سے کام لیں اور تنگدستی اور خوشحالی میں ہمیشہ اللہ کا ذکر کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالی مصیبت اور سختیوں میں اس کی دعا کو قبول کرے تو وہ خوشحالی میں کثرت سے دعا کیا کرے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوشحالی میں اللہ کو اپنی پہچان کرا وہ مصیبت کے وقت تجھے پہچانے گا"، اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تو اپنی خوشی کے وقت اللہ سے دعا مانگ وہ تیری مصیبت کے وقت تیری دعا کو قبول کرے گا"۔

اے اللہ! ہر غمزدہ کے غم کو دور فرما اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین